باب
2

دُنیا کی آبادی
(World Population)

حاصلاتِ تعلّم
(Student's Learning Outcomes)

اس باب کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ آبادی کی گنجانی کی تعریف کرسکیں۔

☆ دُنیا کی آبادی کے کم، درمیانے، اور زیادہ گنجان آباد علاقوں کی وضاحت کرسکیں۔

☆ پاکستان کے زیادہ اور کم گنجان آباد علاقوں کو بیان اور نقشے پر ظاہر کرسکیں۔

☆ دُنیا کے زیادہ اور کم آبادی والے شرحِ افزائش کے علاقوں کی وضاحت کرسکیں۔

☆ دُنیا کے درمیانے ترقی یافتہ اور کم ترقی یافتہ ممالک میں مرد اور عورت اور عُمر کے حوالے سے وضاحت کرسکیں۔

☆ ہجرت کی تعریف اور اقسام بیان کرسکیں۔

☆ آبادی میں قدرتی اور ہجرت (Natural Increase and Migration) کے حوالے سے ہونے والی تبدیلی کو بیان کرسکیں۔

☆ ہجرت کے عوامل (Pull and Push) کی وضاحت کرسکیں۔

تعارف (Introduction)

آبادی کا تصور

ہماری زمین کی عمر 4.5 بلین یا 4500 ملین سال ہے۔ اور اس پر زندگی کا آغاز 3.5 بلین سال قبل ہوا جس کے شواہد متغیرہ چٹانوں اور فوسلز سے ملتے ہیں۔ 100 ملین سال پہلے زندگی پودوں کی شکل میں وجود میں آئی اور تقریباً 10 لاکھ سال پہلے انسان کی پیدائش ہوئی۔ تحقیق کے مطابق تنزانیہ سے 4 لاکھ سال پہلے ایک انسانی ڈھانچا ملا ہے یعنی کرہ ارض پر انسانیت کی ابتدا افریقہ سے ہوئی اور بعد میں ہجرت کرتے ہوئے لوگ یورپ اور پھر ایشیا کی طرف آئے۔

اس صنعتی وتجارتی دور میں ہر ملک خواہ وہ ترقی یافتہ ہے یا پسماندہ، بین الاقوامی تجارت کے ذریعے دوسرے ممالک سے روابط رکھنے پر مجبور ہے۔ اپنے لوگوں کی خوراک، لباس اور دوسری بنیادی ضروریات میں کوئی ملک بھی خود کفیل نہیں ہے، لہٰذا آبادی کے اعداد و شمار اور اس کی ضروریات کو سمجھے بغیر تجارت، منصوبہ بندی وغیرہ ممکن نہیں ہے۔

اس وقت دنیا کی آبادی قریباً 7.7 ارب افراد ہے اور اس میں 1.1 فی صد سالانہ کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے۔ آبادی کے اعداد و شمار کا جاننا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اسی پر خوراک، روزگار، تعلیم اور صحت وغیرہ کی منصوبہ بندی کا انحصار ہوتا ہے۔ مستقبل میں روزگار کے لیے آسامیوں کا تخمینہ جات کا تعین کرنا آبادی میں اضافے سے جڑا ہوا ہے اور عصرِ حاضر میں اقوام کی ترقی میں اس کا بڑا عمل دخل ہے۔

دنیا میں صنعتی اور سماجی ترقی کے باعث شہروں کی طرف نقل مکانی (Migration) کا رجحان، روزگار کی بہتر سہولتوں کے باعث تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ 2020ء کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کی 56 فی صد آبادی شہروں میں رہائش پذیر ہے، جس سے ماحولیاتی مسائل بڑھ رہے ہیں۔ شہری علاقوں میں آبادی کی گنجانی بہت بڑھ چکی ہے اور دنیا کے بڑے صنعتی اور تجارتی شہروں کی آبادی 10 تا 30 ملین افراد تک پہنچ چکی ہے۔

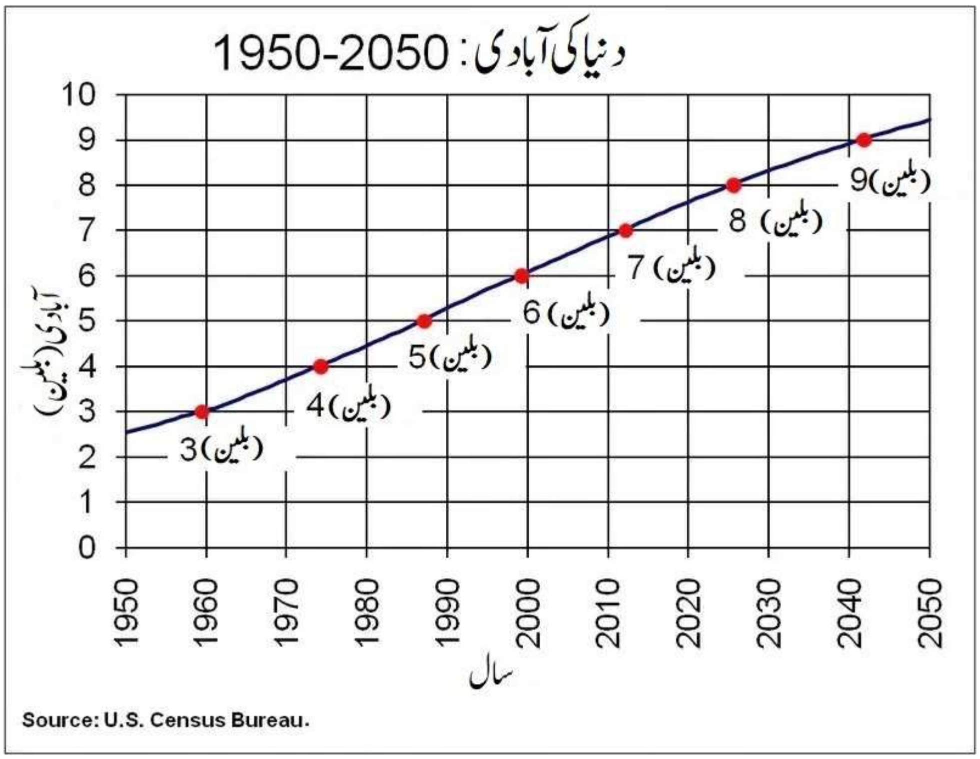

دنیا میں قابلِ کاشت رقبے پر فی مربع کلومیٹر آبادی کی گنجانی 558 افراد تک جا پہنچی ہے جس میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

آبادی کی گنجانی (Population Density)

اکائی رقبہ پر بسنے والے انسانوں کی تعداد آبادی کی گنجانی کہلاتی ہے۔ دنیا کے کسی بھی ملک یا علاقے میں فی مربع کلومیٹر یا فی مربع میل آباد افراد کی تعداد کو آبادی کی گنجانی (Density of Population) کہا جاتا ہے، لہٰذا کسی بھی ملک کے کل رقبے کو کل آبادی پر تقسیم کرنے سے آبادی کی گنجانی معلوم کی جاتی ہے مثلاً 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی کل آبادی 207.7 ملین افراد تھی اور پاکستان کا کُل رقبہ 7,96,096 مربع کلومیٹر ہے، چنانچہ کل آبادی کو کل رقبہ سے تقسیم کرنے سے پاکستان کی فی مربع کلومیٹر آبادی کی گنجانی

معلوم ہو جائے گی۔ اس طرح پاکستان کی آبادی کی گنجانی 2017ء کی مردم شماری کے مطابق 261 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ اگر آپ دنیا یا کسی براعظم کی آبادی کی گنجانی معلوم کرنا چاہتے ہیں جو فی مربع کلومیٹر یا فی مربع میل ہو تو اس کا فارمولا یہی ہوگا۔

دنیا کی آبادی کی گنجانی (حسابی طریقہ) = سطح زمین کا کل رقبہ / دنیا کی کل آبادی

گنجانی معلوم کرنے کے طریقے (Method of Measuring Population Density)

دنیا میں آبادی کی گنجانی معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں:

1۔ گنجانی معلوم کرنے کا حسابی طریقہ (Arithmetic Density)

2۔ گنجانی معلوم کرنے کا طبعی طریقہ (Physiographic Density)

1۔ گنجانی معلوم کرنے کا حسابی طریقہ (Arithmetic Density)

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے آبادی کی گنجانی کے حسابی طریقے میں کل آبادی کو کل رقبہ سے تقسیم کر کے فی مربع میل یا فی مربع کلومیٹر کے حساب سے آبادی کی گنجانی معلوم کی جاتی ہے۔ مثلاً دنیا کی آبادی کی گنجانی (حسابی طریقہ) معلوم کرنے کیلئے

1۔ دنیا کی آبادی جون 2020ء	7773 ملین افراد
2۔ سطح زمین (خشکی) کا رقبہ	149 ملین مربع کلومیٹر
دنیا کی آبادی کی گنجانی (حسابی طریقہ) =	سطح زمین کا کل رقبہ / دنیا کی کل آبادی
	7773 ملین افراد 149 ملین مربع کلومیٹر
دنیا کی آبادی کی گنجانی	52.2 افراد فی مربع کلومیٹر

2۔ گنجانی معلوم کرنے کا طبعی طریقہ (Physiographic Density)

آبادی کی گنجانی کے طبعی طریقے (Physiographic Density) میں معلوم کیا جاتا ہے کہ قابلِ کاشت زمین (Arable Land) کے اندر فی یونٹ (فی مربع کلومیٹر) میں لوگوں کی تعداد کتنی ہے۔ طبعی گنجانی میں جتنے لوگ فی یونٹ رقبے میں آباد ہوں گے، اس بات کا پتا دیں گے کہ زمین کتنے لوگوں کو خوراک فراہم کر سکتی ہے۔ جون 2020ء کے اقوام متحدہ کے آبادی کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق قابلِ کاشت رقبہ کے اندر فی مربع کلومیٹر آبادی کی گنجانی 558 افراد ہے۔

دنیا کی آبادی کی تقسیم (World Populatin Distribution)

اقوام متحدہ کے جون 2020ء کی آبادی کے کی رپوٹ کے مطابق دنیا کی کل آبادی 7.77 ارب افراد ہو چکی ہے، جب کہ شرح افزائش آبادی 1.1 فی صد سالانہ ہے۔ لہٰذا دنیا کی آبادی میں سالانہ اضافہ 85.5 ملین افراد ہے۔ ماہرین کے محتاط اندازوں کے مطابق 2050ء تک دنیا کی آبادی تقریباً 9.8 ارب افراد ہو جائے گی۔ دنیا کے قابلِ کاشت رقبے کی فی مربع کلومیٹر آبادی کی گنجانی 558 افراد ہے، جب کہ دنیا کے مجموعی رقبے پر آبادی کی گنجانی تقریباً 52 افراد فی مربع کلومیٹر ہے، جس میں ہر سال مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ نہ تو دنیا میں آبادی کی تقسیم اور نہ ہی آبادی کی گنجانی مساوی ہے۔ دونوں میں علاقائی تفاوت بہت زیادہ ہے۔ دنیا کی آبادی کی تقسیم کے

نقشے اوراعدادوشمار کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو کرہ ارض پر انسانوں کی براعظمی اور سطحی تقسیم انتہائی غیر مساوی ہے۔

جدول: دنیا میں آبادی کی براعظمی تقسیم جون 2020ء

نمبر شمار	خِطّہ/ براعظم	رقبہ مربع میل	دنیا (فیصد)	آبادی ملین افراد	فی صد تناسب دنیا	آبادی کی گنجانی
	دنیا	51,789,601	% 100	7,773	% 100	59افراد
1	براعظم افریقہ	11,698,111	% 20	1,333	% 11.8	44افراد
2	براعظم شمالی امریکا+ وسطی امریکہ+کریبین	8,747,613	% 16	1,019	% 13.1	20افراد
3	جنوبی امریکا	6,898,579	% 12	429	% 5.5	32افراد
4	ایشیا	-12,262,691	% 30	4,626	% 59.5	148افراد
5	یورپ+روس	8,875,867	% 17.1	747	% 9.6	34افراد
6	اوشنیا(آسٹریلیا)	3,306,741	% 6.0	043	% 0.5	5افراد
7	انٹارکٹیکا	5,500,000	% 9.0	0.0ملین	0.0فی صد	0افراد

Source - UN - World Population Data Sheet 2020

آبادی کی تقسیم اور گنجانی کے درمیان فرق

(Difference Between Population Distribution and Density)

سب سے پہلے ہمیں آبادی کی تقسیم (Distribution of Population) اور گنجانی (Density) کے درمیان فرق سے آگاہی ہونی چاہیے۔ آبادی کی تقسیم سے مراد سطح زمین پر آبادی کی زماں ومکاں (Time and Space) کے لحاظ سے آباد کاری ہے۔ جب کہ آبادی اور رقبے کا جو تناسب بنتا ہے اُسے آبادی کی گنجانی (Density) کہا جاتا ہے۔ آبادی کی گنجانی میں افراد کو فی مربع کلومیٹر یا فی مربع میل کے حساب سے گنا جاتا ہے۔

1۔ آبادی کی تقسیم بلحاظ براعظم (Distribution of Population by Continents)

دنیا میں آبادی کی تقسیم انتہائی غیر مساوی ہے۔ براعظم ایشیا دنیا کا سب سے بڑا براعظم ہے جو کہ خشکی کے 30 فی صد رقبے کو گھیرے ہوئے ہے لیکن دنیا کی 59.5 فی صد آبادی براعظم ایشیا میں آباد ہے۔ براعظم ایشیا کے اندر اگر آبادی کا جائزہ لیں تو شمال مشرقی ایشیا اور جنوبی ایشیا میں براعظم کی آبادی کا بڑا تناسب رہائش پذیر ہے، جب کہ مغربی چین اور مشرقی سائبیریا کا وسیع خطہ قریباً غیر آباد نظر آتا ہے۔ آبادی کا بڑا تناسب بڑے صنعتی شہروں اور وسیع دریائی زرخیز زرعی وادیوں میں آباد ہے، جب کہ گرم اور سرد ریگستانی سطوح مرتفع اور پہاڑی علاقے قریباً غیر آباد نظر آتے ہیں۔

براعظم یورپ دنیا کا چھٹا بڑا براعظم ہے، یورپ (روس سمیت) 17 فی صد جب کہ روس کے بغیر صرف 7 فی صد رقبہ گھیرے ہوئے ہے، جب کہ براعظم یورپ میں 9.6 فی صد لوگ آباد ہیں۔ یورپ کا مغربی خطہ اور جنوبی خطہ انتہائی گنجان آباد ہے، لیکن اس کے برعکس مشرقی یورپ

اور شمالی یورپ بہت کم آباد ہے۔

براعظم شمالی و وسطی امریکا دنیا کا تیسرا بڑا براعظم ہے اس میں دنیا کی 13.01 فی صد آبادی رہائش پذیر ہے، جب کہ اس خطے کا مجموعی رقبہ دنیا کے مجموعی رقبے کا 16 فی صد ہے۔ اس براعظم میں کینیڈا کے شمالی اور مغربی علاقے آبادی سے بالکل خالی ہیں۔ مشرقی و جنوب مشرقی علاقہ کافی گنجان آباد ہے۔

براعظم جنوبی امریکا چوتھا بڑا براعظم ہے، کرہ ارض کے 12 فی صد رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ دنیا کی صرف 5.5 فی صد آبادی اس براعظم میں آباد ہے۔ براعظم جنوبی امریکا میں آبادی کی تقسیم کی نمایاں خصوصیات یہ ہے کہ آبادی کی اکثریت مشرقی اور مغربی ساحلی شہروں میں آباد ہے۔ براعظم جنوبی امریکا میں دیہاتی آبادی کا تناسب کم ہے، جب کہ براعظم کے اندرونی علاقوں میں آبادی بہت کم ہے۔ 2020ء کے اعداد و شمار کے مطابق براعظم کی 84 فی صد آبادی شہروں میں آباد ہے۔ براعظم جنوبی امریکا میں شہری آبادی کا تناسب تمام براعظموں سے زیادہ ہے۔

براعظم افریقہ آبادی اور رقبے کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا بڑا براعظم ہے۔ اور دنیا کے 20 فی صد رقبے پر پھیلا ہوا ہے، جس میں دنیا کے 16 فیصد لوگ آباد ہیں۔ براعظم افریقہ کے شمالی اور اندرونی علاقے صحرا اور جنگلات پر مشتمل ہیں۔ لہٰذا آبادی کی اکثریت ساحلی علاقوں کے ساتھ ساتھ رہائش پذیر ہے کیونکہ یہاں آب و ہوا معتدل ہے۔

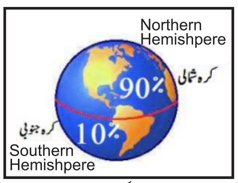

اوشنیا کا خطہ (براعظم آسٹریلیا) جس میں آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور پاپوانیوگنی کے علاوہ بحرالکاہل کے جزائر شامل ہیں۔ یہ دنیا کا سب سے چھوٹا براعظم ہے جس کا رقبہ دنیا کے کل رقبے کا 6 فی صد ہے، جب کہ دنیا کی صرف 0.5 فی صد آبادی اس خطے میں آباد ہے۔ آسٹریلیا کی آبادی کا بیشتر حصہ مشرقی اور جنوبی ساحلی علاقوں میں آباد ہے۔ براعظم انٹارکٹیکا اگرچہ دنیا کا پانچواں بڑا براعظم ہے اور کرہ ارض کے 9 فی صد رقبے کو گھیرے ہوئے ہے، لیکن آبادی سے بالکل خالی ہے، جس کی نمایاں وجہ اس برف پوش خطے کی شدید سرد آب و ہوا ہے۔

2۔ آبادی کی تقسیم بلحاظ کرہ (Distribution of Population by Sphere)

دُنیا کی 90 فی صد سے زائد آبادی نصف کرہ شمالی میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے برعکس نصف کرہ جنوبی میں دنیا کے صرف 10 فی صد لوگ آباد ہیں۔

3۔ آبادی کی تقسیم بلحاظ عرض بلد (Distribution of Population by Latitudes)

شمالی نصف کرہ میں 0 تا 20 درجے عرض بلد کے درمیان دنیا کے صرف 10 فی صد لوگ آباد ہیں جس کی بڑی وجہ شدید گرم مرطوب آب و ہوا اور وسیع استوائی سدابہار جنگلات ہیں۔

شمالی نصف کرہ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ 20 تا 40 درجے عرض بلد شمالی کے درمیان (خصوصاً براعظم ایشیا) دنیا کے 50 فی صد سے زائد لوگ رہائش پذیر ہیں، جب کہ 40 تا 60 درجے عرض بلد شمالی کے خطے میں دنیا کے 30 فی صد لوگ آباد ہیں۔

4۔ آبادی کی تقسیم بلحاظ آبی اجسام (Distribution of Population by Water Bodies)

مشہور جغرافیہ دان کلارک (1965ء) کے بقول دنیا کی 75 فی صد سے زائد انسانی آبادی سمندروں سے صرف ایک ہزار کلومیٹر

کے اندر جب کہ تقریباً 66 فی صد سے زائد صرف سمندر سے 500 کلومیٹر دوری کے اندر رہائش پذیر ہے۔
عالمی آبادی کو گنجانی کے اعتبار سے تین مختلف حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ گنجان آباد علاقے Densely Populated Regions

2۔ درمیانے گنجان آباد علاقے Moderately Populated Regions

3۔ غیر آباد علاقے Less Populated Regions

1۔ گنجان آباد علاقے (Densily Populated Regions)

آبادی کی گنجانی 251 تا 500 افراد فی مربع میل 98 تا 195 افراد فی مربع کلومیٹر میں دنیا کے 39 مما لک کا شمار گنجان آباد مما لک میں ہوتا ہے۔ ان میں سے کچھ مما لک براعظم ایشیا میں ہیں۔ جن میں پاکستان، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، چین، شمالی کوریا، بھارت، بنگلہ دیش

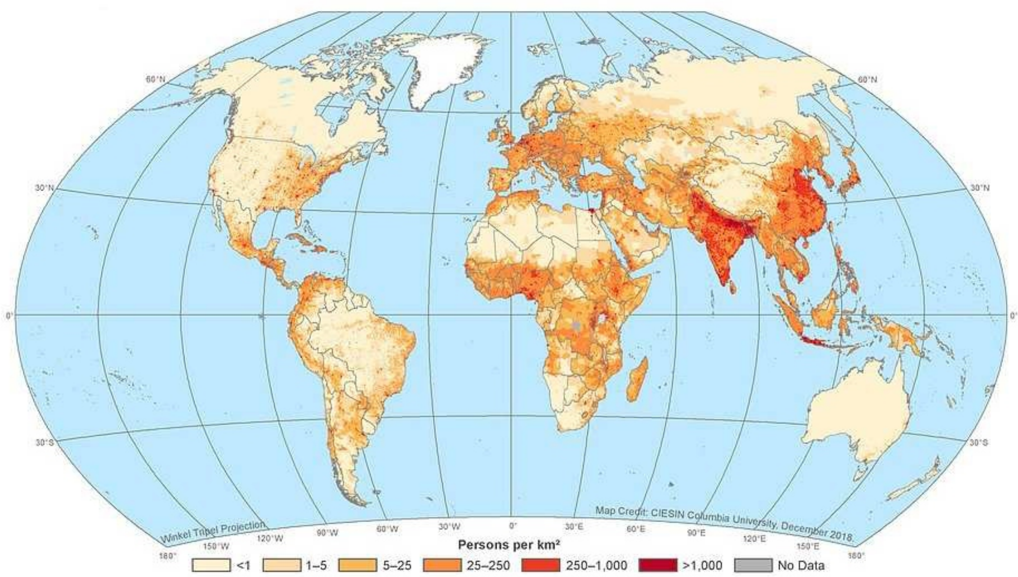

آبادی کی گنجانیت کا نقشہ

اور نیپال وغیرہ شامل ہیں۔ براعظم یورپ میں مغربی، جنوبی اور مشرقی خطے کے مما لک کا شمار زیادہ تر گنجان آباد مما لک میں ہوتا ہے جن میں برطانیہ، فرانس، جرمنی، اٹلی، پرتگال، یونان، سویٹزرلینڈ، بیلجیئم، رومانیہ، نیدرلینڈ، چیک ریپبلک اور آسٹریا وغیرہ شامل ہیں۔ براعظم یورپ کے تمام مما لک ترقی یافتہ ہیں صنعتی پھیلاؤ بہت زیادہ ہے جب کہ زراعت اور ڈیری فارمنگ کی صنعت نہایت ترقی یافتہ ہیں۔ لہٰذا آبادی کی گنجانی زیادہ ہے۔ براعظم افریقہ میں کوٹ ڈی آئیوری، گیمبیا، ملاوی، یوگنڈا کا شمار گنجان آباد مما لک میں ہوتا ہے۔ وسطی امریکا اور بحیرہ کریبیئن کے خطے (براعظم شمالی امریکا) میں گوئٹے مالا، پانامہ، جزائر کریبیئن کا شمار گنجان آباد مما لک میں ہوتا ہے۔

(i) مشرقی، جنوبی اور جنوبی مشرقی ایشیا

(Eastern, Southern & South Eastern Asia)

براعظم ایشیا کے خطے میں جاپان، جنوبی وشمالی کوریا، چین (مشرقی علاقہ)، انڈونیشیا، فلپائن، تھائی لینڈ، ویت نام، بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش جیسے اہم ممالک شامل ہیں۔ سازگار ساحلی آب وہوا، پانی کی وافر دستیابی، زرخیز دریائی وادیاں، صنعتی شہر اور تجارتی بندرگاہوں وغیرہ کے عوامل نے اِس خطے کو دنیا کے انتہائی گنجان آباد خطے میں تبدیل کردیا ہے اور دنیا کی نصف سے زائد آبادی اس ایشیائی خطہ میں آباد ہے۔ دنیا کی تقریباً 40 فی صد صرف چین اور بھارت میں رہائش پذیر ہے۔ جب کہ انڈونیشیا، بنگلہ دیش، پاکستان اور جاپان وغیرہ بڑی آبادی والے گنجان آباد ممالک ہیں یہاں زراعت انسان کی اہم سرگرمی ہے۔

(ii) وسطی اور مغربی یورپ

(Central and Western Europe)

براعظم یورپ کے وسطی اور مغربی خطے کے ممالک برطانیہ، ہالینڈ، بلجیم، جرمنی، پولینڈ، چیک ریپبلک اور آسٹریا وغیرہ کا شمار دنیا کے گنجان آباد ممالک میں ہوتا ہے۔ براعظم یورپ کے یہ ممالک صنعتی طور پر دنیا کے انتہائی ترقی یافتہ ممالک ہیں۔ بلکہ صنعتی ترقی (Industrial Revolution) کا آغاز اسی براعظم کے ملک برطانیہ سے ہوا جو یورپ کے دوسرے ممالک سے ہوتا ہوا تمام براعظموں تک پھیلا ہوا ہے۔

(iii) براعظم شمالی امریکا کا شمال مشرقی خطہ

(North Eastern Region of North American Continent)

براعظم شمالی امریکا کا شمال مشرقی خطہ جس میں ریاست ہائے متحدہ امریکا کا شمال مشرقی اور کینیڈا کا جنوبی مشرقی علاقہ شامل ہے۔ آبادی کے لحاظ سے ایک گنجان آباد خطہ ہے۔ یہ علاقہ آبادکاری کے آغاز میں ہی کثیر آبادی والا خطہ بن گیا ہے۔ جس کی بڑی وجہ ساحلی سازگار آب وہوا جدید صنعتیں، معدنیات کی وافر دستیابی اور تجارتی بندرگاہوں جیسی جدید سہولتوں کی دستیابی ہے۔ یہ خطہ دنیا کی بڑی تجارتی سرگرمی کا مرکز ہے، خاص طور پر مغربی یورپ کے تجارتی اور صنعتی خطے کے ساتھ بہت قریبی تعلقات ہیں۔

(iv) براعظم افریقہ کا وادی نیل کا خطہ

(In the Continent of Africa, Nile Region of Africa)

براعظم افریقہ میں وادی نیل کا زرعی خطہ دریائے نیل کی زرخیز وادی کے باعث ایک اہم زرعی اور قدیم تہذیب کا مرکز ہے۔ اس خطے میں آبادی کی گنجانی بہت زیادہ ہے۔ براعظم افریقہ میں چند چھوٹے ممالک بہت گنجان آباد ہیں جن برونڈی، جزائر مورکو، موریشش، ماڑوٹی، ری یونین اور روانڈا کثیر گنجانی والے ممالک ہیں اگرچہ ان ممالک میں غربت بہت زیادہ ہے لیکن شرح افزائش آبادی بہت زیادہ ہونے کے باعث آبادی کی گنجانی بہت زیادہ ہے۔ معاشی سرگرمی پس ماندہ اور ابتدائی سطح کی زراعت اور گلہ بانی ہے۔

(v) براعظم اوشنیا کے زیادہ گنجان آباد جزائر

(Very thickly populated Islands of Oceania (Pacific Islands))

براعظم اوشنیا (آسٹریلیا) کے خطے میں جزائر مارشل، نیرو اور ٹونگا کا شمار بھی دنیا کے بہت گنجان آباد ممالک میں ہوتا ہے اگرچہ جزائر کے وسائل بہت محدود ہیں اور معمولی زراعت اور ماہی گیری کی معاشی سرگرمی تک محدود ہے، لیکن حالیہ سالوں میں سیاحت کے لحاظ سے ان جزائر نے کافی ترقی کی ہے اور آمدنی کا اہم ذریعہ ہیں اور آبادی کی گنجانی بڑی تیزی سے بڑھی ہے۔

دُنیا میں آبادی کی براعظمی تقسیم اور گنجانی (جون 2020)

World - Continent Distribution and Density of Population

شمار	خِطّہ/ براعظم	آبادی ملین افراد	فی صد تناسب دنیا	آبادی کی گنجانی
	دنیا	7,773	% 100	59افراد
1	ایشیا	4,626	% 59.5	148افراد
2	براعظم افریقہ	1,338	% 17.2	44افراد
3	یورپ+روس	774	% 9.6	34افراد
4	شمالی امریکہ	1019	% 13.1	20افراد
5	جنوبی امریکا	429	% 5.5	32افراد
6	اوشنیا (آسٹریلیا)	043	% 0.5	5افراد

Source - UN - World Population Data Sheet 2020

2۔ درمیانے گنجان آباد علاقے (Moderately Populated Regions)

دنیا میں درمیانے گنجان آبادی (گنجانی 20 تا 98 افراد فی مربع کلومیٹر) والا خطہ دنیا کا وسیع خطہ ہے۔ براعظم ایشیا میں آذربائیجان، جارجیا، عراق، کرغزستان، تاجکستان، لاؤس، کمبوڈیا اور ملایشیا کا شمار درمیانی گنجانی والے ممالک میں ہوتا ہے۔ براعظم یورپ کے مشرقی اور جنوبی ممالک درمیانی آبادی کی گنجانی والے خطے میں شامل ہیں۔ جن میں بلغاریہ، رومانیہ، یوکرین، یونان اور سپین کے ممالک شامل ہیں۔ براعظم افریقہ کے ممالک میں مصر، مراکش، تیونس، سینیگال، سیرالیون، کانگو، کیمرون، تنزانیہ، کینیا اور زمبابوے کا شمار درمیانے کے گنجان آباد ممالک میں ہوتا ہے، براعظم شمالی و وسطی امریکا کے ممالک کی معیشت ملی جلی ہے۔ کینیڈا اور امریکا (U.S.A) انتہائی ترقی یافتہ ممالک ہیں جب کہ دوسرے اکثر ممالک کا انحصار زراعت پر ہے۔ یہاں آبادی کی گنجانی درمیانی ہے۔ براعظم جنوبی امریکا میں برازیل، چلی، کولمبیا، ایکواڈور اور وینزویلا دنیا کے درمیانی آبادی والے ممالک ہیں۔

براعظم جنوبی امریکا میں پمپاس کے گھاس کے میدان بہت درمیانے گنجان آباد خطے میں شامل ہیں۔ اس خطے کے اہم ممالک ارجنٹائن، بولیویا، یوراگوئے شامل ہیں۔ یہ خطہ کوہ انڈیز کے مشرق میں بحر اوقیانوس کے ساحل تک پھیلا ہوا ہے۔

3۔ کم آبادعلاقے (Less Populated Regions)

آبادی کی گنجانی 10 افراد سے کم فی مربع میل یا 14 افراد فی مربع کلومیٹر۔ دنیا میں ماہرین کے اعداد و شمار کے مطابق کرہ ارض کا 40 فی صد سے زائد رقبہ قریباً مکمل طور پر غیر آباد ہے۔ دنیا کے سردترین علاقے مثلاً ایشیا میں رشین فیڈریشن کا وسیع ترین سائبیریا کا برف پوش خطہ جو ناروے، سویڈن، فن لینڈ اور یوکرین کے یورپی خطہ تک پھیلا ہوا ہے آبادی سے یکسر خالی ہے۔ براعظم ایشیا میں کوہ ہمالیہ کا وسیع پہاڑی سلسلہ جو افغانستان، پاکستان، چین، بھارت اور برما تک پھیلا ہوا ہے، جنگلات اور برف پوش پہاڑوں کا سلسلہ ہے۔ یہاں آبادی کی

صحرا کا منظر

گنجانی نہ ہونے کے برابر ہے۔

براعظم ایشیا میں جزیرہ نما عرب، سعودی عرب جیسے دیگر عرب ممالک اور برصغیر کے وسیع ریگستانی علاقے (صحرائے تھر) نہایت کم آبادی کے باعث بہت کم آباد ہیں۔

براعظم جنوبی امریکا میں کوہ انڈیز کے مغرب میں چلی کا وسیع ساحلی علاقہ ایٹے کاما کے صحرا پر مشتمل ہے، یہ صحرا دنیا کا کم ترین آبادی والا علاقہ ہے۔

براعظم افریقہ میں صحرائے اعظم کا وسیع خطہ، استوائی سدا بہار جنگلات کا خطہ جو مشرق میں برازیل سے لے کر مغرب میں کوہ انڈیز تک پھیلا ہوا ہے جو آبادی سے یکسر خالی ہے اور آبادی کی گنجانی بہت ہی کم ہے۔ اس براعظم میں کوہ انڈیز کا پہاڑی سلسلہ جو ہزاروں کلومیٹر تک شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے، بہت کم گنجانی والا علاقہ ہے۔

براعظم آسٹریلیا (اوشنیا) میں آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور پاپوا نیوگنی کے اہم ممالک اور چند جزائر کے گروہ ہیں۔ براعظم آسٹریلیا کا ملک پاپوا نیوگنی پہاڑی جنگلات کا ایک اعلیٰ خطہ ہے۔ جنگلات کی کثرت کے باعث پہاڑی علاقہ آبادی کی گنجانی کے لحاظ سے بہت کم آباد علاقہ ہے۔

براعظم انٹارکٹیکا ایک برف پوش وسیع علاقہ ہے جہاں چند سائنس دانوں کے علاوہ کوئی مستقل آبادکاری نہیں ہے۔ اور اسی طرح

کینیڈا کے شمالی، امریکا کی ریاست الاسکا برف پوش ہونے کی وجہ سے آبادی سے قریباً خالی ہے۔ اس براعظم میں مغربی راکیز کا ساحلی پہاڑی سلسلہ جو براعظم کے شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا ہے بہت ہی کم آباد ہے۔

پاکستان میں آبادی کی تقسیم اور گنجانی

(Population Distribution & Density in Pakistan)

دُنیا کے تمام ممالک کی طرح پاکستان میں بھی ہر دس سال کے بعد مردم شماری (Population Census) کی جاتی ہے۔ قیامِ پاکستان (1947ء) کے وقت پاکستان (مغربی پاکستان) کی آبادی 3 کروڑ 25 لاکھ افراد (32.5 ملین) تھی۔ قیام پاکستان کے بعد پہلی مردم شماری 1951ء میں ہوئی اور پاکستان کی آبادی 33.740 ملین افراد تک جا پہنچی۔ 1951ء کی مردم شماری کے بعد بالترتیب 1961، 1972، 1981، 1998 اور 2017ء تک چھ بار مردم شماری کی گئی۔ 1951ء کے بعد پاکستان کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا اور 1998ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 132.352 ملین افراد (13 کروڑ 23 لاکھ 52 ہزار افراد) تک جا پہنچی اور آبادی بڑھنے کی شرح 2.6 فی صد تھی۔

پاکستان میں آخری مردم شماری 2017ء میں منعقد ہوئی۔ اس مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 207.7 ملین افراد (20 کروڑ 77 لاکھ 75 ہزار افراد) تک جا پہنچی۔ پاکستان کی 2017ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی کی گنجانی 261 افراد فی مربع کلومیٹر ہے، جب کہ سالانہ شرح افزائش 2.4 فیصد (Annual Population Growth Rate) ہے۔ اس حساب سے پاکستان کی آبادی میں سالانہ اضافہ تقریباً 50 لاکھ افراد (5.0 ملین افراد) ہو جاتا ہے، لہٰذا 2021ء میں پاکستان کی کل آبادی 212 ملین افراد (21 کروڑ 70 لاکھ افراد) تک جا پہنچی ہے۔

پاکستان میں بھی آبادی کی تقسیم انتہائی غیر مساوی ہے اور علاقائی تفاوت بہت زیادہ ہے۔ جس کی باعث آبادی کی گنجانی میں بھی بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ مثلاً مغربی بلوچستان، صحرائے چولستان، نارا و تھرپارکر کے صحرائی علاقوں میں میلوں تک کوئی بستی نظر نہیں آتی۔ لیکن اس کے برعکس جیسے ہی انسان پاکستان کے بڑے شہروں مثلاً کراچی، لاہور، حیدرآباد، گوجرانوالہ، فیصل آباد، راولپنڈی اور پشاور میں داخل ہوتا ہے تو ایک مربع کلومیٹر میں کئی کئی ہزار افراد آباد ہیں۔

پاکستان میں آبادی کی تقسیم اور گنجانی میں علاقائی تفاوت کی بہت ساری وجوہات نمایاں نظر آتی ہیں۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق آبادی کی تقسیم اور گنجانی پر اثر انداز ہونے والے عوامل کو تین بڑے گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے، جو طبعی (Physical)، معاشرتی اور ثقافتی (Socio-Cultural) اور آبادیاتی (Demographic) ہیں۔

آبادی کی تقسیم اور گنجانی پر اثر انداز ہونے والے عوامل

(Factors Affecting Population Distribution & Density)

1۔ جغرافیائی (طبعی) عوامل (Physical Factors)

(i) زمینی خدوخال — میدان، سطوح مرتفع، پہاڑ

(ii) آب و ہوا — درجہ حرارت، بارش وغیرہ

(iii)	مٹی کی اِقسام کی تقسیم	زرخیز مٹی، صحرائی مٹی وغیرہ
(iv)	توانائی کے وسائل	بجلی، کوئلہ، قدرتی گیس اور پیٹرولیم کی دستیابی
(v)	معدنی وسائل	لوہا، تانبا، کرومائیٹ، چونے کا پتھر وغیرہ
(vi)	پانی کی دستیابی	مختلف ذرائع دریا، ندی نالے اور زیرِ زمین پانی
(vii)	سطح سمندر سے بلندی	
(viii)	محلِ وقوع	حسابی، سیاسی محل وقوع
(ix)	علاقائی رسائی	آسان اور مشکل علاقے

2۔ معاشرتی وثقافتی عوامل (Socio-Cultural Factors)

(i)	آبادیاتی تاریخ	کسی علاقے میں آبادکاری کی تاریخ
(ii)	معاشی سرگرمی	مختلف پیشے
(iii)	ٹیکنالوجی میں ترقی	سائنس کے شعبوں میں ترقی (صنعتی شعبے وغیرہ)
(iv)	سیاسی وجوہات/ فیصلے	
(v)	سماجی ادارے	
(vi)	بنیادی سہولتوں کی دستیابی	صحت اور تعلیم وغیرہ
(vii)	لوگوں کا طرزِ زندگی	

3۔ آبادیاتی عوامل (Demographic Factors)

(i) شرح افزائش آبادی

(ii) شرح پیدائش اور شرح اموات کا تفاوت

(iii) نقل مکانی اندرونی و بیرونی (بین الاقوامی) ہجرت

مندرجہ بالا عوامل کے علاوہ زلزلے، سیلاب، وبائی امراض، آتش فشانی، خشک سالی، روزگار کی بہتر سہولتیں، مذہبی و لسانی منافرت اور علاقائی جنگیں وغیرہ ایسے اسباب ہیں جو انسانی آبادکاری اور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

پاکستان میں آبادی کی تقسیم (Population Distribution in Pakistan)

دنیا کے تمام ممالک کی طرح پاکستان کی آبادی کی تقسیم بھی انتہائی غیر مساوی ہے۔ پاکستان کی 2017ء کی مردم شماری کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان کی کل آبادی 207.7 ملین (20 کروڑ، 77 لاکھ اور 74 ہزار افراد) تھی جس میں 2.40 فی صد سالانہ کے حساب سے (5 ملین افراد) کا ہر سال اضافہ ہو رہا ہے چنانچہ 2021ء میں محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کی موجودہ آبادی 212 ملین سے تجاوز کر جائے گی، لہٰذا 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں آبادی اکثریت 63.6 فی صد دیہاتوں میں آباد ہے اور شہری آبادی کا تناسب 36.4 فی صد ہے۔ پاکستان کے شمال مشرقی و مغربی پہاڑی علاقے، ریگستانی علاقے، سطح مرتفع بلوچستان (چاغی وخاران کا

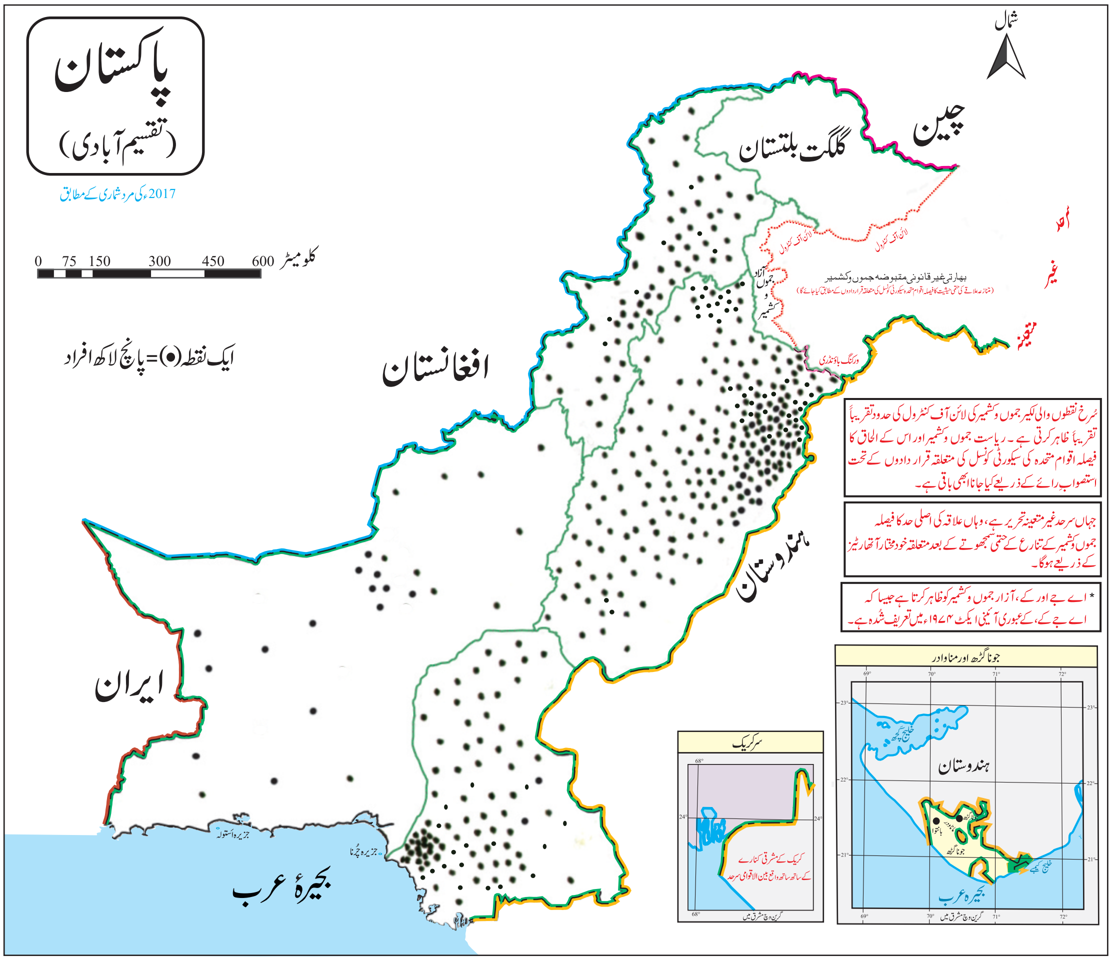

علاقہ)، سندھ میں تھر پارکر اور نارا کا صحرا، چولستان اور تھل کا صحرائی علاقہ اور تمام پہاڑی علاقے کم آباد ہیں۔

پاکستان کا صوبہ بلوچستان، صوبہ خیبر پختون خواہ اور ریگستانی علاقے ملک کا نصف سے زائد رقبہ گھیرے ہوئے ہیں لیکن ان علاقوں کی آبادی انتہائی کم ہے۔ مثلاً صوبہ بلوچستان پاکستان کا قریباً 43 فی صد رقبہ گھیرے ہوئے ہے لیکن اس وسیع صوبے کی آبادی ملک کی مجموعی آبادی کی صرف تقریباً 6 فی صد (5.94 فی صد) ہے۔ اس کے برعکس صوبہ پنجاب ملک صرف 25.8 فی صد رقبہ گھیرے ہوئے ہے لیکن 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی تقریباً 53 فیصد (52.95 فیصد) آبادی صوبہ پنجاب میں آباد ہے۔

1۔ صوبہ سندھ (Sindh Province)

پاکستان میں صوبہ سندھ ملک کا 17.7 فی صد (140,914 مربع کلومیٹر) رقبہ گھیرے ہوئے ہے۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق سندھ کی آبادی 47.8 ملین افراد تھی جو پاکستان کی کل آبادی کی 23.0 فی صد ہے۔ صوبہ سندھ میں آبادی کی تقسیم انتہائی غیر مساوی اور نمایاں ہے۔ صوبہ سندھ کا تجارتی اور صنعتی شہر کراچی میٹروپولیٹن میں صوبے کی 31.1 فی صد آبادی رہائش پذیر ہے جب کہ اس کا رقبہ صرف 3528 مربع کلومیٹر ہے۔ اس طرح حیدرآباد، خیرپور، سکھر، شکارپور وغیرہ میں صوبہ سندھ کی اکثریت آباد ہے۔ دریائے سندھ کے

دونوں اطراف زرخیز نہری آب پاش علاقوں میں شہروں کے بعد آبادی کا بڑا تناسب رہائش پذیر ہے۔اس کے برعکس مشرقی سرحدی صحرا نارا اور تھر پارکر کے صحرائی علاقوں میں دور تک اِنسان کا وجود نہیں ملتا۔

پاکستان کا رقبہ اور آبادی کی تقسیم بمطابق مردم شماری 2017ء

نمبر شمار	نام صوبہ	رقبہ مربع کلومیٹر	آبادی 2017ء	آبادی کی گنجانی / مربع کلومیٹر
-1	پاکستان	7,96,096	207.7ملین	261 افراد
-2	خیبر پختونخواہ	101,741	30.5	300افراد
-3	پنجاب	205,345	110	535افراد
-4	سندھ	140,914	47.8	339افراد
-5	بلوچستان	347,190	12.3	35افراد
-6	اسلام آباد	906	2ملین	2014افراد

Source: Population census 2017 - Bureau of Statistics, Islamabad, Pakistan.

-2 صوبہ پنجاب (Punjab Province)

صوبہ پنجاب ملک کا 25.8فی صد رقبہ گھیرے ہوئے ، جب کہ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق تقریباً 53 فی صد آبادی صوبہ پنجاب میں رہائش پذیر ہے۔صوبہ پنجاب پانچ دریاؤں کی سرزمین ہے زرخیز زمین اور بہترین نہری نظام کے باعث زرعی سرگرمیاں اور ڈیری فارمنگ کی صنعت لوگوں کو اپنی طرف راغب کرتی ہے۔صوبہ پنجاب پاکستان کا ''غلہ گھر''(Grain Basket) ہے،لہٰذا گنجان آباد صوبہ ہے لیکن پاکستان کے دوسرے صوبوں کی طرح آبادی کی تقسیم غیر مساوی ہے۔صوبہ پنجاب کے 36اضلاع ہیں لیکن صرف 19اضلاع میں صوبے کی 76فی صد سے زائد آبادی رہائش پذیر ہے۔جب کہ باقی تقریباً24فی صد آبادی صوبے کے جنوب مغربی 15اضلاع میں آباد ہے۔اِن اضلاع میں تھل اور چولستان کے صحرائی علاقے کم آباد ہیں۔کیونکہ پانی کی عدم دستیابی اور شدید موسم معاشی سرگرمیوں میں رکاوٹ ہے۔

-3 صوبہ بلوچستان (Balochistan Province)

پاکستان کی آبادی کی تقسیم میں صوبہ بلوچستان شدید گرم خشک اور شدید سرد خشک آب و ہوا اور ارضی خدوخال کے باعث ایک منفرد تصویر پیش کرتا ہے۔صوبہ بلوچستان کا رقبہ 3,47,190 مربع کلومیٹر ہے جو پاکستان کے کل رقبے کا قریباً44فی صد (43.61فی صد) ہے،لیکن 2017ء کی مردم شماری کے مطابق صوبے کی آبادی صرف 12.3 ملین افراد ہے جو پاکستان کی کل آبادی کی صرف 5.9فی صد ہے۔آبادی کی تقسیم کے لحاظ سے صوبہ بلوچستان کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(i) صوبہ بلوچستان کے علاقائی تقسیم کے لحاظ سے شمالی اضلاع کوئٹہ، قلعہ عبداللہ، جعفرآباد اور نصیرآباد گنجان آبادی والے علاقے ہیں اور گنجانی مناسب زرعی سرگرمی اور گلہ بانی کے باعث ہے۔

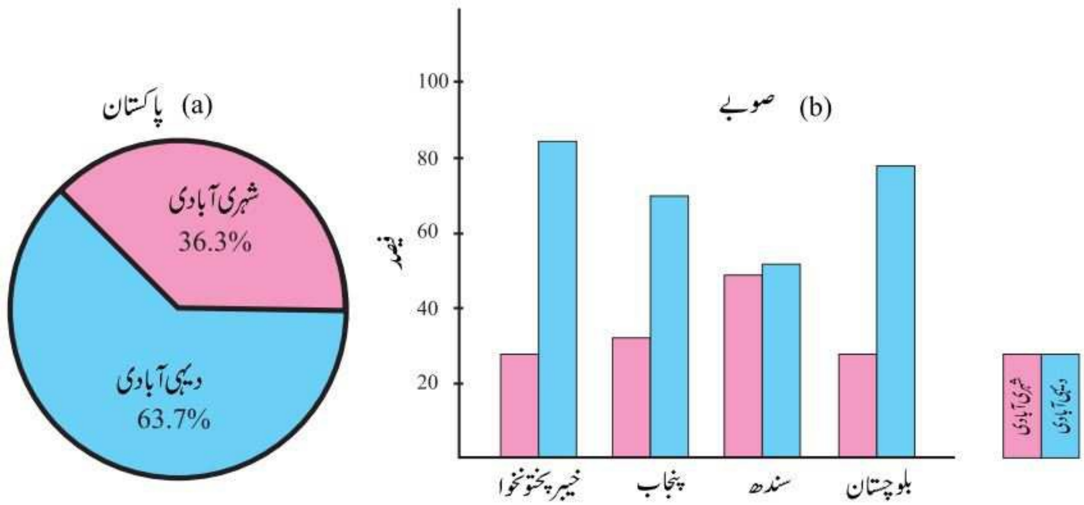

پاکستان میں دیہی اور شہری آبادی کا تناسب

(ii) صوبہ بلوچستان کے جنوبی اور جنوب مغربی اضلاع گوادر، کیچ، پنجگور، آواران، خاران اور خضدار بہت کم آبادی والے اضلاع ہیں۔ یہ ریگستانی اور سطح مرتفع کا علاقہ پاکستان کا سب سے کم آباد علاقہ ہے خصوصی طور پر چاغی اور خاران آبادی سے یکسر خالی ہیں۔

4۔ صوبہ خیبر پختونخوا (Khyber Pakhtunkhwa Province)

صُوبہ خیبر پختونخوا ملک کا سب سے چھوٹا صوبہ (12.87 فی صد) ہے۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی 16.48 فی صد آبادی صُوبہ خیبر پختونخوا میں رہائش پذیر ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا سے ملحق فاٹا کا علاقہ صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا ہے اور تمام ایجنسیز کو ضلع کا درجہ دے دیا گیا ہے لہذا صوبہ خیبر پختونخوا کا موجودہ رقبہ 101,741 مربع کلومیٹر ہے۔ اس طرح 2017ء کی مردم شماری کے مطابق صوبہ خیبر پختونخوا کی آبادی 35.5 ملین افراد پر مشتمل ہے جو پاکستان کی کل آبادی کی 16.48 فی صد بنتی ہے۔

نوٹ: فاٹا کا تمام علاقہ صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم ہو چکا لہذا اس 5.0 ملین افراد آبادی صوبے میں شامل کرنے سے خیبر پختونخوا کی آبادی 35.5 ملین افراد بنتی ہے۔ اس طرح اس کا رقبہ خیبر پختونخوا میں شامل کرنے سے اسکا رقبہ 101,741 مربع کلومیٹر بنتا ہے جس سے آبادی کی گنجانی بھی تبدیل ہو جاتی ہے

پاکستان میں آبادی کی گنجانی (Density of Pupulation in Pakistan)

قیام پاکستان کے وقت پاکستان میں آبادی کی گنجانی بہت مناسب تھی۔ قیام پاکستان کے بعد 1951ء کی مردم شماری کے وقت آبادی کی گنجانی صرف 43 افراد فی مربع کلومیٹر تھی۔ جو وسائل پر بوجھ نہیں تھی۔ پاکستان میں آبادی بڑھنے کی رفتار (شرح افزائش آبادی) بہت زیادہ ہونے کے باعث آبادی کی گنجانی میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوا ہے لہذا 1998ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی کی گنجانی 166 افراد فی مربع کلومیٹر تھی۔ جب کہ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی کی گنجانی 261 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔

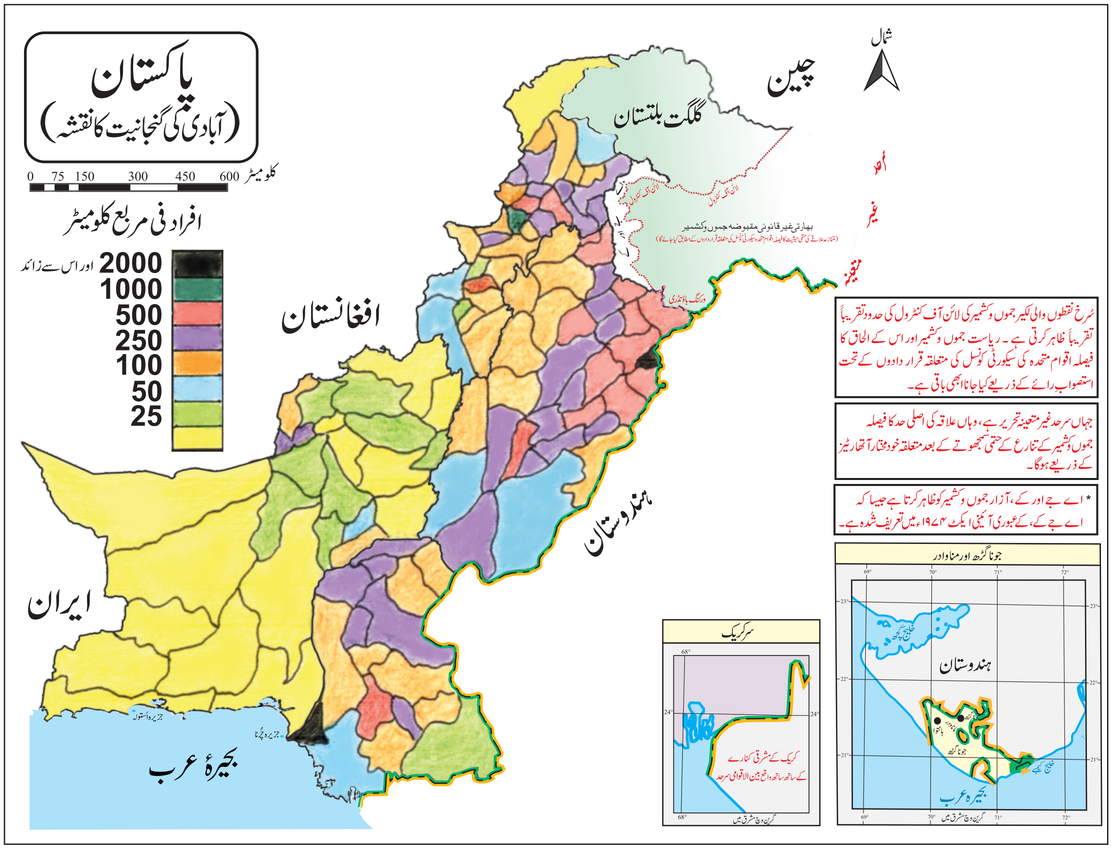

پاکستان کے 10 اہم شہروں کی آبادی 2017ء

شمار	شہر کا نام	آبادی 2017ء
1	کراچی	14910352
2	لاہور	11126285
3	فیصل آباد	3203846
4	راولپنڈی	2098231
5	گوجرانوالہ	2027001
6	پشاور	1970042
7	ملتان	1871843
8	حیدر آباد	1732693
9	اسلام آباد	1014825
10	کوئٹہ	1001205

دُنیامیں افزائش آبادی (Population Growth in the World)

انسان کرہ ارض پر کئی ملین سال سے آباد ہےلیکن پرانے دور کے اعداد وشمار کی دستیابی ممکن نہیں ہے،البتہ آج سے 10 ہزار سال قبل دنیا کی آبادی کا اندازہ پچاس لاکھ سے 80 لاکھ افراد تھا جب کہ آج دنیا کے بہت سارے شہروں کی آبادی اس آبادی سے زیادہ ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کرہ اَرض پر انسانی زندگی کے 99.8 فی صد زمانہ میں آبادی میں برائے نام اضافہ ہوا جس کی بڑی وجہ خوراک کی کمی اور طبی سہولتوں کی عدم دستیابی کے باعث شرح اموات بہت بلند تھی۔

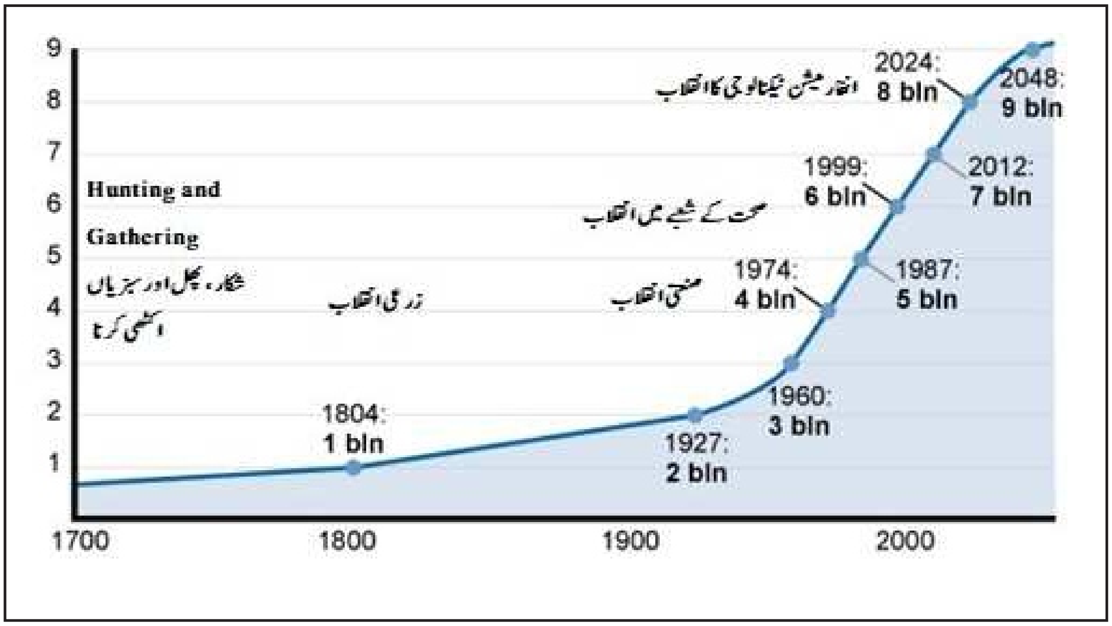

زرعی انقلاب (Agricultural Revolution)

زمانہ قبل از تاریخ سے 8000 قبل مسیح تک انسانی آبادی میں اضافے کی رفتار برائے نام تھی جس کی اوسط محتاط اندازوں کے مطابق صرف چند درجن افراد سالانہ تک ہوسکتی ہےلیکن آبادی میں اضافے کے لحاظ سے 8000 قبل مسیح سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔اس دور میں آبادی میں اضافے کی رفتار 50 گنا سے تجاوز کرگئی اور آبادی میں کئی ہزار سالانہ کے حساب سے اضافہ ہونے لگا۔لہٰذا 8000 قبل مسیح اور 1750ء کے درمیانی عرصے میں دنیا کی آبادی 56 ملین افراد (5.6 کروڑ) سے بڑھ کر 800 ملین (80 کروڑ) افراد تک جا پہنچی۔

زرعی انقلاب کی ایک جھلک

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے 8000 قبل مسیح کے بعد میں کون سا ایسا واقع رونما ہوا کہ آبادی کی شرح افزائش میں اس قدر زیادہ اضافہ ہو گیا۔ماہرین کے بقول یہ "زراعت کا آغاز" (Agricultural Revolution) تھا۔جس وقت انسان نے زراعت کا آغاز کیا اور گلہ

بانی کوترقی دی۔ تو زرعی سرگرمیوں کے باعث انسان کو وافر خوراک دستیاب ہوئی اور بھوک سے ہونے والی اموات سے چھٹکارا حاصل ہوا خوراک اکٹھی کرنے اور شکار (Hunting and Gathering) پر انحصار ختم ہوا۔

صنعتی انقلاب (Industrial Revolution)

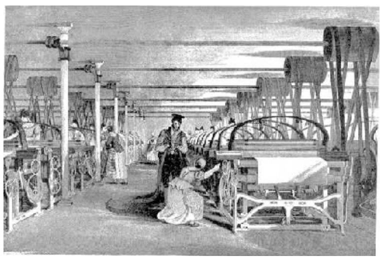

صنعتی انقلاب کی ایک جھلک

8000 قبل مسیح کی طرح انسانی تاریخ میں 1750ء کو بھی نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ 8000 قبل مسیح اور 1750ء کے درمیانی عرصے میں دنیا کی آبادی میں تیزی سے بڑھی اور آبادی کی شرح افزائش میں 10 گنا سے زیادہ اضافہ ہوا۔ 1750ء میں دنیا کی آبادی کا اندازہ 800 ملین (80 کروڑ) افراد تھا۔ آبادی کے تیز رفتار شرح افزائش کے باعث 1950ء تک دنیا کی آبادی 2.5 ارب (2.5 بلین) تک جا پہنچی۔

دنیا کی آبادی میں تیز رفتار اضافے کی وجہ "صنعتی انقلاب" (Industrial Revolution) تھا۔ کیونکہ صنعتی انقلاب کے باعث وسائل میں بے شمار اضافہ ہوا اور دنیا کی آبادی تیزی سے بڑھنے لگی۔ چنانچہ 1900ء میں دنیا کی آبادی ڈیڑھ ارب (1.5 بلین) افراد تک جا پہنچی۔ اس طرح صنعتی انقلاب (1750ء) کے بعد صرف 150 سال کے عرصے میں دنیا کی آبادی دوگنی ہوگئی۔

صحت کے شعبے میں انقلاب (Medical Revolution)

انسانی آبادی میں تیز رفتار اضافے یعنی عالمی جنگ کے بعد آبادی بڑھنے کی شرح 1.5 فی صد سے 2 فی صد تک جا پہنچی اور عالمی آبادی میں سالانہ 50 ملین افراد سے زیادہ اضافہ ہونے لگا جو 1990 تک 87 ملین افراد سالانہ تک جا پہنچا۔

انیسویں صدی کے ہسپتال کا منظر

دنیا میں آبادی بڑھنے کی موجودہ رفتار کا انحصار بڑی حد تک چین اور انڈیا کی شرح افزائش آبادی پر ہے کیونکہ دنیا کی 37 فی صد آبادی ان دونوں ممالک میں رہائش پذیر ہے۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد بے تحاشا آبادی بڑھنے کی وجہ "طبی سہولتوں کی ترقی" (Medical Revolution) ہے۔ میڈیکل سہولتوں کی ترقی کے باعث وبائی امراض میں تیزی سے کمی اور دیگر بیماریوں پر موثر کنٹرول کے باعث شرح اموات میں بڑی تیزی سے کمی اور اوسط عمر میں اضافہ باعث بنا۔

دُنیا کی آبادی میں قدرتی اضافہ (Natural Growth Rate in World Population)

آبادی میں قدرتی اضافے سے مراد ایک سال میں کل انسانوں کی تعداد میں فی صد آبادی کا اضافہ ہے جس کو "شرح افزائش آبادی" کہا جاتا ہے۔ شرح افزائش آبادی (Population Growth Rate) کو شرح پیدائش آبادی (Birth Rate) میں سے شرح اموات آبادی (Death Rate) کو نکال کر حاصل کیا جاتا ہے مثلاً اگر شرح پیدائش 5 فی صد ہے اور شرح اموات 3 فی صد ہے، لہٰذا شرح افزائش آبادی 2 فی صد بنتا ہے جو کسی بھی جگہ یا علاقے کی شرح پیدائش آبادی (Population Growth Rate) کہلائے گی۔

دلچسپ معلومات

دنیا کی آبادی میں ہر سال تقریباً 82 ملین افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر ماہ تقریباً 6.8 ملین، ہر روز تقریباً 226666 اور ہر گھنٹے میں تقریباً 9444 افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔

براعظم افریقہ میں آبادی بڑھنے کی رفتار دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ ناخواندگی، غربت اور معاشی پسماندگی کے علاوہ نسلی اور مذہبی رجحانات کے باعث اکثر خطوں میں بڑھتی ہوئی شرح افزائش کو کنٹرول کرنا بہت مشکل ہے۔ دنیا میں ترقی یافتہ پس ماندہ زیادہ سالانہ آمدنی اور کم سالانہ آمدنی والے خطوں کا موازنہ درج جدول سے لگایا جاسکتا ہے۔

دُنیا کے مختلف خطوں میں آبادی کا قدرتی اضافہ 2020ء

Natural Increase of Population in Different Regions of the World

خطہ/ براعظم	آبادی ملین افراد	پیدائش (فی ہزار)	اموات (فی ہزار)	قدرتی اضافہ
انتہائی ترقی یافتہ ممالک	1,272	10	10	0.0
کم ترقی یافتہ ممالک	6,501	20	7	1.3
بلند آمدنی والے ممالک	1,219	10	9	0.1
کم آمدنی والے ممالک	746	35	8	2.8
براعظم افریقہ	1,338	34	8	2.6
شمالی افریقہ	244	24	6	1.8
براعظم شمالی امریکا	1,019	14	7	0.7
براعظم جنوبی امریکا	429	15	6	0.9
براعظم ایشیا	4,626	17	7	1.0
براعظم یورپ	747	10	11	0.1
براعظم آسٹریلیا (اوشنیا)	43	17	7	1.0

Source: World Population Data Sheet 2020ء

دُنیا کے آبادی کے اعداد و شمار کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو شرح افزائش آبادی (Population Growth Rate) کو درج ذیل نمایاں گروپس (خطوں) میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(i) دنیا کا زیادہ شرح افزائش کا خطہ (High Population Growth Rate Areas of the World)

(ii) دنیا کا کم شرح افزائش کا خطہ (Low Population Growth Rate Areas of the World)

(i) دنیا میں تیز رفتار شرح افزائش کے خطہ

(High Population Growth Rates Areas of the World)

دنیا کے تیز رفتار (زیادہ) شرح افزائش والے ممالک زیادہ تر دنیا کے پس ماندہ ممالک ہیں۔ براعظم افریقہ کا شمار تیز رفتار شرح افزائش کے لحاظ سے اس خطہ میں ہوتا ہے یہاں افزائش آبادی بہت زیادہ ہے۔

براعظم ایشیا کی اوسط شرح افزائش آبادی 1.0 فی صد سالانہ ہے لیکن اس براعظم کے چند ممالک کی شرح افزائش 2 فی صد سالانہ سے زیادہ ہے جن میں عراق، فلسطین، یمن، کرغیزستان، تاجکستان، افغانستان اور پاکستان وغیرہ نمایاں ممالک ہیں۔ جاپان کی شرح افزائش منفی 0.4 فی صد سالانہ ہے۔ براعظم یورپ اور براعظم آسٹریلیا کا کوئی ملک تیز رفتار شرح افزائش میں شمار نہیں ہوتا۔

(ii) دُنیا میں کم رفتار شرح اَفزائش آبادی کے خطے/ممالک

(Low Population Growth Rate Areas of the World)

دُنیا میں کم رفتار شرح افزائش آبادی والے خطوں میں براعظم یورپ سرِفہرست ہے۔ یہاں براعظم کی اوسط شرح افزائش منفی 0.1 فی صد سالانہ ہے۔ اس کا مطلب ہے براعظم یورپ کی مجموعی آبادی ہر سال کم ہو رہی ہے۔

براعظم یورپ کے اکثر ممالک میں آبادی بڑھنے کی رفتار (شرح افزائش) منفی ہے۔ البتہ براعظم کے تمام ملکوں میں یا خطوں میں شرح افزائش منفی نہیں ہے۔ شمالی یورپی خطے میں شرح افزائش آبادی 0.2 فی صد سالانہ ہے۔ آئس لینڈ میں شرح افزائش 0.5 فیصد، آئرلینڈ 0.6 فی صد جب کہ ناروے اور سویڈن میں شرح افزائش 0.3 فی صد ہے۔ اس طرح برطانیہ میں شرح افزائش آبادی 0.2 فی صد سالانہ ہے۔ اقوام متحدہ کے 2020ء کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق براعظم یورپ کی آبادی جون 2020ء میں 747 ملین افراد تھی جب کہ جون 2019ء میں 747.183 ملین افراد تھی۔ اس طرح براعظم کی آبادی میں 1 سال میں 1 لاکھ 83 ہزار افراد کی کمی ہوئی۔

براعظم آسٹریلیا (اوشنیا) کی اوسط شرح افزائش 1.0 فی صد ہے جب کہ اس براعظم کے جو اہم ممالک آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی شرح افزائش بالترتیب 0.6 اور 0.5 فی صد سالانہ ہے۔

براعظم ایشیا کے مشرقی خطے کی شرح افزائش آبادی صرف 0.3 فی صد ہے۔ اس خطے کے اہم ممالک چین، جاپان، شمالی کوریا، جنوبی کوریا، منگولیا اور تائیوان ہیں۔ جس میں چین کی شرح افزائش 0.3 فی صد ہے اور جاپان کی شرح افزائش منفی 1.9 فی صد سالانہ ہے۔

جنوبی امریکا کے ممالک کی اوسط شرح افزائش 0.8 فی صد ہے۔ لیکن براعظم شمالی امریکا کے اہم ممالک کینیڈا اور ریاست ہائے متحدہ امریکا کی شرح افزائش آبادی بالترتیب 0.2 فی صد اور 0.3 فی صد سالانہ ہے۔ لہٰذا یہ خطہ کم شرح افزائش آبادی کے خطے میں شمار ہوتا ہے۔

دُنیا میں آبادی کی ساخت بلحاظِ صنف (عورت/مرد) اور عمر

(Structure of World Population by Gender and Age group)

عام طور آبادی پر مطالعے میں صنف (عورت/مرد) اور عمر کا مطالعہ اکٹھا کیا جاتا ہے۔ جسے آبادی کی ساخت (Structure) کہا جاتا ہے۔ اور اسے آبادی کی فطری تقسیم بھی کہا جاتا ہے۔

(i) صنف کے لحاظ سے آبادی کی ساخت (Structure of Population by Gender Ratio)

(ii) عمر کے لحاظ سے آبادی کی ساخت/تقسیم (Structure of Pupulation by Age Group)

ان کی تفصیل یہ ہے:

(i) صنف کے لحاظ سے آبادی کی ساخت:

(Structure of Population According to Gender Ratio)

صنف کے لحاظ سے آبادی کو درج ذیل دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(i) مردوں کی آبادی (Male Population)

(ii) عورتوں کی آبادی (Female Population)

(ii) عمر کے لحاظ سے آبادی کی ساخت: (Structure of Pupulation by Age Group)

آبادی کو عمر کے لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(i) بچے (1-15) سال

(ii) جوان (16-65) سال

(iii) بوڑھے (65 سال سے زیادہ)

دلچسپ معلومات: Interesting Information

دُنیا کے تمام براعظموں، خطوں اور ممالک میں عورتوں اور مردوں کا آبادی تناسب معمولی فرق کے ساتھ 49 اور 51 فی صد ہے۔

موجودہ ترقی یافتہ دور میں معاشی منصوبہ بندی کے لیے عورتوں اور مردوں کا فی صد تناسب اور عمر کے لحاظ سے بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کا فی صد تناسب کے اعداد و شمار کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ دُنیا کے ترقی یافتہ صنعتی ممالک میں شرح خواندگی 100 فی صد ہونے کے باعث عورتوں کا مختلف شعبوں میں کام کرنے کا تناسب زیادہ ہے اور اُن کا شمار افرادی قوت میں ہوتا ہے۔

دُنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں عمر کے لحاظ سے آبادی کا تناسب ترقی پذیر/پس ماندہ ممالک کی نسبت بالکل مختلف ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں بچوں کا تناسب (15 سال سے کم عمر افراد) پس ماندہ ممالک کی نسبت بہت کم ہوتا ہے جب کہ پس ماندہ ممالک میں بچوں کا تناسب بہت زیادہ ہے۔

دُنیا کے پس ماندہ ممالک میں بچوں کا فی صد تناسب 40 فی صد یا اِس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے لیکن اِس کے برعکس عمر رسیدہ افراد (65 سال سے زیادہ عمر) کا فی صد تناسب بہت کم ہے دُنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں عمر رسیدہ افراد کا اوسط تناسب قریباً 19 فی صد ہے۔

ڈُنیا کی آبادی کی عمر کے لحاظ سے تقسیم (فی صد تناسب)

خطہ (Region)	کل آبادی (ملین افراد)	بچے	جوان	بوڑھے	مرد %	عورتیں %
دُنیا	7,773	26	65	9	%50.4	%49.6
ترقی یافتہ ممالک	1,272	16	65	19	%49.8	%50.2
ترقی پذیر ممالک	6,501	28	65	7	%50.6	%49.4
براعظم افریقہ	1,338	41	56	3	%50.4	%49.6
شمالی+جنوبی وسطی امریکا	1,019	22	67	11	%49.5	%50.5
جنوبی امریکا	429	23	68	9	%49.2	%50.8
کینیڈا+امریکا	368	18	65	17	%49.5	%50.5
براعظم ایشیا	4,626	24	67	9		
براعظم یورپ	747	16	65	19	%48.9	%51.1
براعظم آسٹریلیا (اوشنیا)	43	23	65	12		

Source: Un world Population date sheet. 2020

ضروری معلومات:

دُنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں بچوں کا اوسط تناسب صرف 16 فیصد ہے لیکن پس ماندہ ممالک میں بچوں کا تناسب 40 فی صد ہے جو ایک نہایت واضح فرق ہے۔

دُنیا کے ترقی یافتہ اور پس ماندہ ممالک میں مردوں اور عورتوں کی عمر کا تفادت اور تقسیم

Difference and Distribution in the age of male and female population in developed and developing countries

دُنیا میں معاشی طور پر ترقی یافتہ ممالک میں آبادی کا اگر جائزہ لیں تو عورتیں 50.2 فی صد اور مردوں کا تناسب 49.8 فی صد ہے۔ اس طرح دُنیا کے کم آمدنی والے پس ماندہ ممالک میں عورتوں کا تناسب 50.2 فی صد ہے جو ترقی یافتہ زیادہ آمدنی والے ممالک کے برابر ہے۔ عمومی طور پر دُنیا میں مردوں کی مجموعی تعداد میں تناسب 50.4 فی صد اور عورتوں کا تناسب 49.6 فی صد ہے۔ جس کا مطلب مردوں کی مجموعی تعداد عورتوں سے معمولی زیادہ ہے۔

جدول نمبر: دُنیا میں عمر کے لحاظ سے ترقی یافتہ/پس ماندہ اور عورتوں اور مردوں کے لحاظ سے فرق

شمار دُنیا/خطے	مجموعی عمر/اوسط عمر	مردوں کی اوسط عمر	عورتوں کی اوسط عمر
دُنیا	73 سال	70 سال	75 سال
انتہائی ترقی یافتہ ممالک	79 سال	77 سال	82 سال

ترقی پذیر ممالک	71 سال	69 سال	73 سال
پس ماندہ ممالک	65 سال	63 سال	67 سال
درمیانی آمدنی والے ممالک	72 سال	70 سال	74 سال
پسماندہ/غریب ممالک	64 سال	62 سال	66 سال

دُنیا میں مردوں کی اوسط عمر آسٹریلیا میں سب سے زیادہ ہے جو 83 سال ہے لیکن عورتوں کی اوسط عمر ہانگ کانگ میں 88 سال ہے جو دُنیا کے تمام ممالک میں سب سے زیادہ ہے۔

نقل مکانی (ہجرت) (Migration)

نقل مکانی کا منظر

انسان کا کسی بھی وجہ سے اپنا مسکن چھوڑنا نقل مکانی کہلاتا ہے۔ نقل مکانی (ہجرت) دراصل ملک کے اندر یا بین الاقوامی سطح پر لوگوں کا ایک علاقے سے دوسرے علاقے / ملک میں منتقل ہونا ہے۔ انسان کو اپنی مٹی (وطن) اور گھر سے فطری محبت ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود اسے کبھی مجبوراً اور کبھی پرکشش وجوہات کے باعث ہجرت کرنا پڑتی ہے۔ نقل مکانی کی یوں تو بے شمار وجوہات ہوسکتی ہیں لیکن 1985ء میں عمرانی علوم کے ماہر راونیسٹن (Ravenstein) نے نقل مکانی (ہجرت) کے اسباب کو تین عوامل میں یکجا کیا ہے جس کے بنیادی خیالات آج بھی اہم ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(I) پرکشش یا سازگار حالات (Pull Fators)

پرکشش یا سازگار حالات میں تعلیم، روزگار، رشتے ناتے اور مذہبی سفر وغیرہ شامل ہے۔

(II) نامناسب یا ناسازگار حالات (Push Factors)

نامناسب یا ناسازگار حالات میں ملک بدری، بھوک، افلاس، قدرتی آفات، بیماری، جنگ، اور سیاسی مخالفت شامل ہیں۔

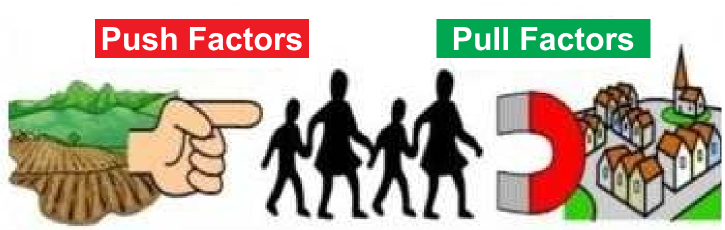

(III) نقل مکانی میں حائل عوامل (Invervening Factor)

نقل مکانی یا ہجرت کے اگرچہ بے شمار اسباب ہیں لیکن چند اسباب زیادہ نمایاں ہیں۔ اکثر اوقات اِنسان روزگار یا معاشی حالات کی خاطر ایک علاقے سے دوسرے علاقے یا دوسرے ملک ہجرت/نقل مکانی کرتا ہے مثلاً چند صدیاں قبل جب یورپ کی آبادی تیزی سے بڑھی تو بہتر معاشی حالات کی خاطر براعظم شمالی امریکا، جنوبی امریکا اور آسٹریلیا کے براعظموں کی دریافت اور بڑے پیمانے پر لوگوں کی ہجرت عمل میں آئی جو آج بھی جاری ہے۔

نقل مکانی (ہجرت) کی اقسام (Types of Migration)

نقل مکانی (ہجرت) کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(1) عارضی نقل مکانی (Temporary Migration)

(2) مستقل نقل مکانی (Permanent Migration)

اور اس طرح ایک براعظم سے دوسرے براعظم سے ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں جس میں سرحد عبور ہوتی ہے کے اعتبار سے نقل مکانی دو طرح کی ہے۔

(i) بین الاقوامی نقل مکانی (International Migration)

(ii) اندرونِ ملک یا داخلی نقل مکانی (Internal Migration)

(i) بین الاقوامی نقل مکانی (International Migration)

ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف ہجرت (نقل مکانی) بین الاقوامی نقل مکانی کہلاتی ہے لیکن اگر آپ اپنے ملک سے دوسرے ملک نقل مکانی کریں تو اِسے Emigration یا Out migratin کہا جاتا ہے۔ جب کہ جس ملک کے اندر آپ نقل مکانی کریں گے تو اِسے Immigration یا In Migration کہیں گے۔ اس طرح بین الاقوامی نقل مکانی کو مزید دو طرح سے دیکھا جاتا ہے۔

بین الاقوامی نقل مکانی

1۔ جبری نقل مکانی (Forced Migration)

2۔ رضامندی کی نقل مکانی (Voluntary Migration)

(ii) اندرونِ ملک یا داخلی نقل مکانی (Internal Migration)

اندرون ملک نقل مکانی کی بے شمار اقسام ہیں جن میں درج ذیل زیادہ اہم ہیں۔

(i) دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی (Rural to Urban Migration)

(ii) شہروں سے شہروں کی طرف نقل مکانی (Urban to Urban Migration)

(iii) دیہات سے دیہات کی طرف نقل مکانی (Rural to Rural Migration)

(v) شہر سے دیہات کی طرف نقل مکانی (Urbn to Rural Migration)

(i) آبادی پر نقل مکانی کے اثرات (Effects of Migration on Pupulation)

نقل مکانی انسانی آبادی کو براہ راست متاثر کرتی ہے۔جس میں انسانوں کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی ہے اور بعض از اں تمام تر ترکیب اور ترتیب تبدیل ہوجاتی ہے۔مثلاً قیام پاکستان کے وقت بھارت سے پاکستان اور پاکستان سے بھارت کی طرف بڑے پیمانے پر ہجرت کے باعث دونوں طرف مثبت اور منفی اثرات مرتب ہوئے۔اس طرح 1979ء میں روس کے افغانستان پر قبضے کے باعث افغان لوگوں کی پاکستان کی طرف وسیع پیمانے پر ہجرت کی وجہ سے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔افغان مہاجرین کی 1990ء میں تعداد قریباً 37 لاکھ افراد (3.7 ملین) تھی۔

(ii) معیشت پر نقل مکانی کے اثرات (Effects of Migration on Economy)

عام طور پر معیشت پر نقل مکانی کے مثبت اثرات پڑتے ہیں کیونکہ تارکین عام طور پر روزگار کے لیے نقل مکانی کرتے ہیں لہٰذا جوان اور جفاکش افراد جو فنی صلاحیت سے آراستہ ہوتے ہیں۔اُن مما لک کی معیشت پر مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔اور یہ ذہنی بہاؤ (Brain Drain) کہلاتا ہے۔ یورپ کے تارکیں وطن نے شمالی وجنوبی امریکا اور آسٹریلیا میں معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا جب کہ موجودہ دور میں یورپ اور مشرق وسطیٰ کے مما لک میں افرادی قوت کی کمی کے باعث ایشیائی اور افریقی افرادی قوت کی کمی کے باعث ایشیائی اور افریقی افرادی قوت کی نقل مکانی کے باعث معیشت اور صنعت پر دوررس مثبت اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ اور اس طرح ان مما لک کو زرمبادلہ کی شکل میں معاشی فائدہ ہوتا ہے۔جیسے Rimitances کہا جاتا ہے۔

(iii) معاشرے پر نقل مکانی کے اثرات (Effects of Migration on Society)

عام طور پر تارکین وطن کو ابتداء میں خوش آمدید کیا جاتا ہے لیکن رفتہ رفتہ تارکین وطن اور مقامی آبادی میں تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ابتدا میں تناؤ کی وجہ زبان، نسل، مذہب، رہن سہن اور اقدار میں ہوتا ہے جب کہ اس تناؤ میں مزید اضافہ روزگار کے حصول میں ٹکراؤ کی وجہ سے ہوتا ہے۔اگر معاشی حالات اچھے نہ ہوں اور مقامی افرادی قوت کو روزگار میسّر نہ ہو تو کشیدگی تصادم کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔تارکینِ وطن کے ساتھ معاشرتی اقدار کے فرق کے باعث شامل ہونا مشکل ہوتا ہے۔جس سے مقامی اور مہاجر آبادی کا امتیاز صدیوں قائم رہتا ہے۔

بین الاقوامی نقل مکانی (ہجرت) (International Migration)

بین الاقوامی نقل مکانی سے مراد کسی فرد کا مستقل طور پر ایک ملک سے دوسرے ملک میں نقل مکانی کرنا ہے۔یہ نقل مکانی معاشی یا سیاسی عوامل کے باعث ہوسکتی ہے۔

جبری نقل مکانی (Forced Migration)

بین الاقوامی نقل مکانی کی وجہ مجبوری (جنگ، مذہبی، لسانی اور نسلی وغیرہ) یا مرضی یا اپنے بہتر مستقبل کی خواہش بھی ہوسکتی ہے۔

بین الاقوامی نقل مکانی میں مجبوری کی ہجرت میں غلاموں کی تجارت بھی ہوسکتی ہے جونوآبادیاتی دور میں عام دیکھنے میں آتی ہے۔اس دور میں افریقی ممالک سے لوگوں کوزبردستی خرید کر براعظم شمالی امریکا اور جنوبی امریکا کے ممالک میں لایا گیا۔اس کے علاوہ ممالک کے درمیان بھی ہجرت کا باعث بنی مثلاً روس اور افغانستان کے درمیان جنگ کے دوران لاکھوں افغان شہری ایران اور پاکستان میں نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوئے اس طرح حالیہ سالوں میں شام میں خانہ جنگی کے باعث شام کے لوگ ترکی اور یورپی ممالک میں ہجرت پر مجبور ہوئے۔اس کے علاقہ

جبری نقل مکانی

وروہنگیا کے مسلمان بھی اسی طرح کے حالت کا سامنا کر رہے ہیں۔1947ء برصغیر میں پاکستان آزاد ہونے سے لاکھوں لوگ ہجرت کر کے پاکستان آئے اور پاکستانی علاقوں سے بھارت میں جانے پر مجبور ہوئے۔دُنیا کے کئی ممالک خصوصی طور پر آسٹریلیا اور امریکا میں آبادکاری کے آغاز میں جرائم پیشہ افراد کو زبردستی اِن ممالک میں بھیجا گیا لیکن اِس کے بعد اٹھارھویں، انیسویں اور بیسویں صدیوں میں یورپی لوگ (خصوصاً برطانیہ) معاشی آسودگی کے حصول کے لیے نقل مکانی کر کے اِن ممالک تک پہنچے اور نوآبادیاتی دور میں لاکھوں ایشیائی ممالک کے لوگ (خصوصاً برصغیر) ہجرت کر کے امریکی ممالک اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ آئے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

رضا کارانہ نقل مکانی (Voluntry Migration)

موجودہ دور میں بین الاقوامی نقل مکانی (Migration) عام طور پر روزگار کے بہتر حصول کے لیے ہو رہی ہے جو رضا کارانہ نقل مکانی (Voluntry Migration) کہلاتی ہے۔یہ بہتر روزگار اور آسائیشوں کے حصول کے لیے کی جاتی ہے۔لہٰذا ایسی نقل مکانی پس ماندہ اور ترقی پذیر ممالک سے صنعتی طور پر ترقی یافتہ/معدنی تیل سے مالا مال ممالک (مشرق وسطیٰ) کی طرف کی جا رہی ہے۔اور تارکین

جبری نقل مکانی

وطن کی منزل یورپی صنعتی ترقی یافتہ ممالک، شمالی امریکا کے ممالک ہیں۔اِن کے علاوہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے ممالک بھی تارکین وطن کی بہترین منزل ہیں۔پاکستان، بھارت، سری لنکا، بنگلہ دیش، فلپائن اور انڈونیشیا وغیرہ کے ممالک لاکھوں لوگ اربوں ڈالر/ پونڈز زرمبادلہ کے حصول کا ذریعہ ہیں۔پاکستان ہر سال 25 تا 30 ارب ڈالر زرمبادلہ بیرون ممالک مقیم پاکستانیوں کے ذریعے حاصل کرتا ہے جو ہماری تعمیر و ترقی میں معاون ہے۔دُنیا میں افرادی قوت کی

سب سے زیادہ طلب (Demand) دُنیا کے انتہائی امیر ممالک میں ہے یہاں فی کس سالانہ آمدنی بہت زیادہ ہے اور یہ ممالک صنعتی ترقی کے لحاظ سے عروج پر ہیں یہ ممالک 20 تا 30 ممالک پر مشتمل ہیں۔ اور یہاں 2019ء کے دوران 3.457 ملین افراد نقل مکانی کر کے روزگار کے حصول کے لیے آئے ۔ اِن ممالک کی آبادی کی شرح افزائش صفر یا منفی ہونے کے باعث یہاں افرادی قوت زیادہ تر بین الاقوامی مارکیٹ سے آتی ہے جو غریب اور پسماندہ اور ترقی پذیر ممالک ہیں۔ براعظم ایشیا اور افریقہ کے ممالک یہ طلب پوری کرنے والے اہم ممالک ہیں۔

اہم نکات

- ☆ شہروں کی طرف نقل آبادی (Migration) کا رجحان روزگار کی بہتر سہولتوں کے باعث تیزی سے بڑھ رہا ہے۔
- ☆ اکائی رقبہ پر بسنے والے انسانوں کی تعداد آبادی کی گنجانی کہلاتی ہے۔
- ☆ کل آبادی کو کل رقبہ سے تقسیم کرنے سے فی مربع کلومیٹر آبادی کی گنجانی معلوم ہو جاتی ہے۔
- ☆ اقوام متحدہ کے جون 2020ء کی آبادی کے کی رپوٹ کے مطابق دنیا کی کل آبادی 7.77 ارب افراد ہو چکی ہے۔
- ☆ دنیا کی آبادی میں سالانہ اضافہ 85.5 ملین افراد ہے۔
- ☆ براعظم ایشیا خشکی کے 30 فی صدر قبے کو گھیرے ہوئے ہے لیکن دنیا کی 59.5 فی صد آبادی براعظم ایشیا میں آباد ہے۔
- ☆ براعظم یورپ (روس سمیت) 17 فی صد جب کہ روس کے بغیر صرف 7 فی صد رقبہ گھیرے ہوئے ہے۔
- ☆ دنیا کے تیز رفتار (زیادہ) شرح افزائش والے ممالک زیادہ تر دنیا کے پس ماندہ ممالک ہیں۔
- ☆ پاکستان کی آخری مردم شماری 2017ء میں منعقد ہوئی جس کے مطابق پاکستان کی آبادی 207.7 ملین افراد (20 کروڑ 77 لاکھ 75 ہزار افراد) تک جا پہنچی۔
- ☆ پاکستان کی 2017ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی کی گنجانی 261 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔
- ☆ پاکستان میں بھی آبادی کی تقسیم انتہائی غیر مساوی ہے اور علاقائی تفاوت بہت زیادہ ہے۔
- ☆ انسان کا کسی بھی وجہ سے اپنا مسکن چھوڑنا نقل مقانی کہلاتا ہے۔

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- سطح زمین پر انسان کی پیدائش ہوئی:

(4لاکھ قبل　　2لاکھ قبل　　10لاکھ قبل　　12لاکھ قبل)

ii- اس وقت دنیا کی آبادی ہے:

(6.7ارب　　7.7ارب　　8.5ارب　　10ارب)

iii- دنیا کی جتنے فی صد آبادی شہروں میں رہائش پزیر ہے:

(20%　　30%　　40%　　56%)

iv- پاکستان میں آبادی کی گنجانی جتنے افراد فی مربع کلومیٹر ہے:

(250افراد　　240افراد　　261افراد　　230افراد)

v- اس وقت دنیا کی آبادی میں شرح سالانہ اضافہ ہے:

(1.1فی صد　　5.1فی صد　　6.1فی صد　　0.2فی صد)

vi- دنیا کی جتنے فی صد آبادی براعظم ایشیا میں ہے:

(50%　　56%　　40%　　60%)

vii- پاکستان کے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں گنجانی ہے:

(2014افراد　　1944افراد　　1800 افراد　　2214افراد)

viii- جنوبی ایشیا کے خطے میں عورتوں کا تناسب ہے:

(45.4فی صد　　46.4فی صد　　48.4فی صد　　56.5 فی صد)

2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i- زرعی انقلاب سے کیا مراد ہے؟

ii- آبادی کی گنجانی کی تعریف کریں۔

iii- افزائش آبادی سے کیا مراد ہے؟

iv- صنعتی انقلاب سے کیا مراد ہے؟

v- نقل مکانی کی تعریف کریں۔

vi- جبری نقل مکانی سے کیا مراد ہے؟

vii- شرح اموات کو دو سطروں میں بیان کریں۔

viii- دنیا میں غیر آباد علاقے کون کون سے ہیں؟

3۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i- دنیا میں آبادی کی گنجانی کی وضاحت کریں۔

ii- دنیا کی آبادی کی تقسیم جغرافیائی عوامل کے حوالے سے بیان کریں۔

iii- کرہ ارض پر آبادی کی مختلف براعظموں میں تقسیم بیان کریں۔

iv- عالمی آبادی کی بلحاظ عمر اور بلحاظ صنف پر بحث کریں۔

v- پاکستان میں آبادی کی تقسیم بیان کریں۔

vi- نقل مکانی کی مختلف اقسام اور وجوہات تفصیل سے بیان کریں۔

vii- اندرونی نقل مکانی کی وضاحت کریں اور اس کے معیشت اور معاشرے پر اثرات لکھیں۔